41086 ـ مریض بیوی كواس كا خاوند ڈیوٹی پر جانے كے لیے مجبوركرتا ہے

سوال

مجھے ایک مشكل درپیش ہے اورمیں جاننا چاہتی ہوں كہ میں اس میں خاوند كی اطاعت كروں یا نہ كروں ؟
میں ایک مسلمان عورت اورملازمت كرتی ہوں اور تقریبا دو ہفتوں سے بیمار ہوں ، علاج كے لیے میں ڈاكٹر كے پاس گئي تواس نے دوائی اور كام سے چھٹی كے لیے مجھے ایک لیٹر بھی دیا تا كہ آرام كرسكوں ، خاوند مجھ سے مطالبہ كرتا ہے كہ میں ڈیوٹی پر جاؤں حالانكہ میں ابھی تك بیمار ہوں ۔
یہ میرے لیے مشكل پیدا كرتا اورجب میں بیمار ہوجاؤں اسی مشكل كا سامنا كرنا پڑتا ہے ، میرا خاوند كہتا ہے كہ میں بیماری كا بہانہ كركے ڈرامہ كرتی ہوں ، اوراس كا خیال ہے كہ میں ملازمت نہیں كرنا چاہتی ، میں اپنی ملازمت سے محبت كرتی اورڈرامہ وغیرہ نہیں كرتی ۔
تو كس طرح میں اپنے خاوند كو اس پر اطمنان دلاسكتی ہوں كہ میں بیمار ہوں اورڈرامہ نہیں كررہی ، كیونكہ وہ میری بات تسلیم نہیں كرتا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

الحمدللہ

اول :

سب سے پہلے توہم اس پر متنبہ كرنا چاہتے ہیں كہ بعض اوقات عورت كی ملازمت كرنا حرام بھی ہوتی ہے مثلا جب اس كی ملازمت میں غیر مردوں سے اختلاط اورمیل جول وغیرہ ، یا پھر ایسی چیز بنانا اوربیچنا جوحرام ہے ، یا پھر بنكاری كے نظام وغیرہ میں تو ایسی ملازت حرام ہے ۔

تواگرمذكورہ عورت كی ملازمت اسی طرح كی جس كا ہم نے اوپر بیان كیا ہے توعورت كو چاہیے كہ وہ اس جیسے اعمال سے رك جائے اوراس كے علاوہ كوئي اورمباح اورجائز ملازمت تلاش كرے ۔

اورخاوند پر بھی ضروری اورواجب ہے كہ اپنی بیوی پر احسن انداز میں حسب استطاعت خرچ كرے ، آپ مزید تفصیل كے لیے سوال نمبر (33710) كا بھی مراجعہ كریں ۔

دوم :

دوسری بات یہ ہے کہ :

اوراگر اس عورت کی ملازمت کسی جائز کام میں ہے ، اوراسے بیماری آدبوچے جس کی بنا پر اس کا ڈیوٹی پر جانا مشکل ہو ، یا پھر اس کی بیماری لمبی ہوجائے اورجلد شفایابی نہ ہو ، یا پھر مرض شدت اختیار کرجائے توخاوند کواس کا خیال رکھنا چاہیے اوراسے تنگ نہیں کرنا چاہیے ، اورخاوند کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنی بیوی سے ایسا مطالبہ کرے جس میں بیوی کوکسی قسم کا ضرر اورنقصان ہو ۔

اورخاوند پر یہ ضروری اورواجب ہے کہ وہ اپنی بیوی سے حسن معاشرت کرتے ہوئے اچھے طریقے سے زندگی بسر کرے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اوران عورتوں کے ساتھ اچھے اوراحسن انداز میں بود و باش اورمعاشرت اختیار کرو النساء (19) ۔

اوریہ کوئي اچھا طریقہ نہیں کہ بیوی سے اس کی بیماری کی حالت میں ڈیوٹی پر جانے کا مطالبہ کیا جائے ۔

حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنی امت کی عورتوں کے بارہ میں مردوں کو یہ وصیت فرماتے ہوئے کہا ہے :

(عورتوں سے اچھائي اوربھلائی کرو اورمیری نصیحت ان کے بارہ میں قبول کرو) صحیح بخاری حدیث نمبر (3331) صحیح مسلم حدیث نمبر (1468) ۔

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ : ان عورتوں کے متعلق میری وصیت قبول کرو ، اور ان کے ساتھ نرمی اوراچھا برتاؤ اورحسن معاشرت کرو ۔ ا ھـ دیکھیں فتح الباری ۔

اورخاوند کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ بیوی کی سچائي میں شک نہ کرتا رہے ، بلکہ اس کی اپنی بیوی کے ساتھ توزندگی ثقاہت اوصدق پر قائم ہونی چاہیے نہ کہ شک و شبہ کی بنیاد پر ۔

اورجب خاوند میڈیکل رپورٹ جوکہ بیوی کی بیماری کو ثابت کررہی ہواوربیماری کے آثار سے بھی اس بات پر یقین نہ دلاسکیں کہ اس کی بیوی بیمار ہے توپھر ایسی کون سی چیز ہے جواسے بیماری کا یقین دلائے گي ؟ بلکہ کوئي ایسی چیز نہیں جواسے بیماری کا یقین دلائے ۔

توبیوی کوچاہیے کہ وہ اس سے اپنے رویہ کونرم رکھے اوراس کے ساتھ اچھے طریقے سے معاملات کرے ہوسکتا

ہے اللہ تعالی اس کے خاوند کو وہ راہ دکھا دے جس میں اس کے خاندان اوراہل وعیال کی خیر وبھلائي ہو ۔

واللہ اعلم .